عصری مسائل اور ارشادات امام خمینیؒ

انقلاب اسلامی ایران کے قائدعظیم الشان نے ملت اسلامیہ کی ہدایت ورہنمائی ،عوام میں حقیقی بیداری کی ترویج، تبلیغ واشاعت تعلیماتِ اسلامیہ، مقصد کی خاطر ایثار وقربانی اور جہاد وشہادت کی مقبولیت کا جوعظیم کارنامہ انجام دیاہے وہ تاریخ بشریت کے دامن میں ہمیشہ محفوظ رہے گا اور ان کی بروقت ہدایت ورہنمائی کے سایہ میں ملت اسلامیہ عالم بالخصوص ملت ایران کو جوشرف وقار اورعظمت وبزرگی حاصل ہوئی ہے وہ اس مادیت زدہ دور میں یقیناً قابلِ رشک ہے۔ ماہ نامہ راہ اسلام اپنے قارئین کرام کو ان کے افکار وعقائد سے برابر آگاہ کرتارہاہے لیکن قائدعظیم الشان کی برسی کے موقع پر مختلف موضوعات کے بارے میں ان کے اقوال وارشادات کی ایک جھلک پیش کررہاہے تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ ان کے یہ اقوال وارشادات جو کئی دہائی قبل ان کی زبان سے جاری ہوئے تھے وہ فقط عصر حاضر کے لئے ہی نہیں بلکہ نسلِ آئندہ کے لئے بھی مشعلِ ہدایت کے درجہ رکھتے ہیں۔ ادارہ

تہذیب وتمدن کی عظمت!

اگر ہماری تہذیب وثقافت کی اصلاح ہوجائے تو مملکت کی اصلاح خود بخود ہوجائے گا کیونکہ وزارت خانوں میں قدم رکھنے والے لوگ ہمری تہذیب کا ہی ایک حصہ ہیں اورممبرار پالیامنٹ اور سرکاری ملازمین ہماری ہی تہذیب کے اجزاء ہیں۔ پس تم ایک آزادتہذیب وتمدن کا ماحول پیدا کرو اور اگرنہیں کرسکتے تو راستہ سے الگ ہٹ جاؤ اورہمیں یہ کام کرنے دو۔تم امریکہ اور دوسری بڑی طاقتوں سے خوفزدہ ہولہٰذا یہ کام ہمارے سپرد کردو ہم اسے بحسن وخوبی انجام دے لیں گے۔

بیرونی اور سامراجی تہذیب وتمدن کے بڑھتے ہوئے اثرات کو تمام خرابیوں کی جڑ کہا جاسکتاہے، عرصہ دراز سے ہمارے نوجوانوں کی تربیت و پرورش زہر آلود فضا میں ہورہی ہے۔ اندرونِ ملک سامراج غلام عناصر بیرونی تہذیب وتمدن کی ترویک وحوصلہ افزائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ سامراجی تہذیب کے سایہ میں پلے ہوئے ملازمین اور حکام سے سامراجی حرکتوں کے علاوہ کسی دوسری چیز کی توقع نہیں کی جاسکتی، تمہیں تہذیب وتمدن میں پائی جانے والی خرابیوں پرغور وفکر کرنی چاہئے اور امت کو اس بیماری سے پیدا ہونے والے نقصانات سے باخبر کردینا چاہئے، تم لوگ بیرونی تہذیب کو ملک کی سرحدوں سے باہرنکال دو اور اس کی جگہ پر انسانی اور اسلامی تہذیب وتمدن کی ترویج وترقی کی کوشش کرو تاکہ آئندہ نسل انسانی سازی اور عدل پروری کے ماحول میں تربیت حاصل کرسکے۔

تہذیب وتمدن قوم کی خوش قسمتی اور بدقسمتی کا باعث وذریعہ ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہوگئی تو غیر صالحہ تہذیب کے سایہ میں پرورده نوجوان یقیناً فساد اور خرابیاں پیدا کرینگے اور اگر ہماری تہذیب ٹھیک رہی تو صالح اور نیک کردار نوجوان کی تربیت میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔

لوگوں کو اسلامی تہذیب وتمدن کی طرف دعوت دو، تم نے گذشتہ پچاس برسوں کے دوران مغربی تہذیب کا خوب تجربہ کرلیا، اس امت کی جملہ پریشانیاں اسی مغربی تہذیب کی وجہ سے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں میں پایا جانے والا برانحاف اسی مغربی تہذیب کی دین ہے۔ روشن فکر حضرات توجہ سے کام لیں اور کچھ دنوں کے لئے اسلامی تہذیب وتمدن کو بھی موقع دے کر تجربہ کریں کہ یہ تہذیب قوم کے لئے خدمات انجام دیتی ہے۔

یوم قدس کی فضیلت

دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے ہماری درخواست ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے جو ایام قدر میں سے ہے اور فلسطینی مظلوموں کے لئے قسمت ساز ثابت ہوسکتا ہے، یومِ اقدس کی حیثیت سے منتخب کرلیں اور اس موقع پر امت اسلامیہ عالم کی طرف سے فلسطینی عوام کے جائز مطالبات کے حق میں اپنی بھرپور ہمایت کے اعلان کردیں۔

یومِ قدس عالمی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن کو صرف بیت المقدس سے مخصوص کردینا مناسب نہیں ہے۔ یہ کمزور اور پسماندہ لوگوں کو ظالموں سے مقابلہ کرنے کا دن ہے۔ یہ مستضعفین کی آمادگی کا دن ہے تاکہ وہ ظالموں کی ناک رگڑیں، یہ منافقین اور مومنین کے درمیان امتیاز کا دن ہے۔

یومِ اقدس وہ اہم دن ہے جب ہم سبھی لوگوں کو قدس کی آزادی کے لئے آمادگی اور تیاری کرنی چاہئے اور ہم سب ہی لوگوں کو لبنانی مسلمانوں کی نجات کی فکر کرنی چاہئے۔

یوم قدس صرف یوم فلسطین ہی نہیں بلکہ یومِ اسلام ہے۔ یہ وہ دن ہے جب اسلامی جمہوریہ کا پرچم ساری دنیا ساری دنیا میں لہرادیا جانا چاہئے۔

اسلامی خود اعتمادی

اگر تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے سربراہ میں حمیت وغیرت ہوتی اور صرف ایک ماہ کے قلیل عرصے کے لئے امریکہ اور مغربی ممالک کو تیل فراہم کرنا بند کردیتے یا اپنی دولت کو امریکی

بنکوں سے نکال لیتے تو یقیناً امریکہ کی اقتصادی کمر ٹوٹ چکی ہوتی اور وہ اسرائیل کی حمایت کے براے میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہوتا۔

اے پروردگار!

ان نادان حکمرانوں کے پاس بڑی طاقتوں پر غلبہ پانے کے تمام وسائل موجود ہیں پھر بھی وہ امریکہ اور اسرائیل کے جرائم کی تائید کرکے کفر والحاد کی بپا دوں کو مستحکم بنانے میں شب وروز کوشاں رہتے ہیں۔

غم اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان امریکہ کے غلام اور شیدائی ہیں اور ان حکومتوں کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہیں اور ان کے چنگل میں گرفتار ہو کر بے بس او رلاچار ہوکرر ہ گئے ہیں۔

تفرقہ واختلاف

معاشرہ میں اختلاف وتفرقہ کا مطلب یہ ہے کہ خدانخواستہ اسلام میں کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہے اور سامراج کی خواہش پوری ہونے والی ہے۔

مسلمانوں کی بدبختی اور مفلوک الحالی کا سبب ان کے درمیان موجود تفرقہ واختلاف ہے ملت اسلامیہ کو باہم اتحاد اتفاق سے کام لینا چاہئے اور اسلامی حکومتوں کا فریضہ ہے کہ اختلاف اور تفرقہ اندازی سے دست بردار ہوجائیں۔

تفرقہ واختلاف سے اسلام کا نقصان اور دشمنوں کا زبردست فائدہ ہے۔ اس سے (عالمی سامراج بالخصوص)امریکہ اور روس کو بڑا فائدہ ہوتاہے، مجھے تمام لوگوں سے یہی امید ہے کہ وہ مفسدین کی باتوں کے چکر میں نہ پڑیں گے۔ جوشخص تفرقہ واختلاف کی بات کرتاہوا نظر آئے سمجھ لیجئے کہ وہ بیرونی آقاؤں کی ہدایت پر عمل کررہاہے اور اس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کونقصان پہنچانا ہے اور وہ سابقہ دورِ حکومت کی واپسی کے لئے کوشاں ہے تاکہ ہم لوگ اغیاروا جانب کے ہاتھوں میں دوبارہ گرفتار ہوجائیں۔

قرآن کی عظمت

قرآن مجید نے الٰہی انسان کی تخلیق وتعمیر کی۔ اور اس الٰہی انسان نے پروردگار کی لایزال قوت پر بھروسہ کرتے ہوئے پیش قدمی کی۔ آخر کار اس نے نصف صدی سے کچھ کم ہی مدت کے اندر بری

بری سلطنتوں پر غلبہ حاصل کرلیا۔

قرآن کتابِ آدم سازی ہے، یہ حیوان سازی کی کتاب نہیں ہے اور یہ تعلیم مادیت کی کتاب بھی نہیں ہے، قرآن تمام چیزوں سے مالا مال ہے، یہ مقدس کتاب ہر پہلو سے انسان کی تربیت کرتی ہے، یہ معنویات قبول کرتی ہے۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیوں کا اہم سبب یہ ہے کہ ان لوگوں نے قرآن اور اسلام سے دوری وعلیحدگی اختیار کررکھی ہے۔

اسلامی اتحاد کی برکت

اے دنیا بھر کے مسلمانو! وہ اسلامی نعرے کیا ہوگئے جن کی مدد سے صدر اسلام میں تعداد کے اعتبار سے کم ہوتے ہوئے بھی تم نے اس دور کی عظیم طاقتوں کو شکست سے دوچار کردیا تھا اور ایک عظیم امت اسلامیہ کی تشکیل کی تھی۔ آج تمہاری تعداد تقریباً ایک ارب ہے اور اقتصاری اعتبار سے بھی اہم اقتصادی ذخائر تمہاری ملکیت ہیں۔ اس کے باوجود کمزور اور مٹھی بھر دشمنان اسلام کے مقابلے میں تمہاری حالت خراب ہے، کیا تم جانتے ہو کہ اس کمزوری اور زبوں حالی کا سبب اسلامی ممالک کے رہنماؤں اور مسلمانوں کے درمیان موجود باہمی اختلاف وتفرقہ ہے۔

اے دنیا بھر کے مسلمانو اور کمزور وپسماندہ طبقے کے لوگو! آپس میں متحد ہوجاؤ خدا کی طرف پوری طرح متوجہ ہوکر اسلام کے دامن میں پناہ حاصل کرلو، اور ظالم واقوام عالم کا حق غصب کرنے والی طاقتوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہو، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ دستِ واحد کی طرح آپس میں متحد ہوجائیں، انہیں اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو اپنے سے الگ نہ سمجھنا چاہئے، جغرافیائی حدود کو قلوب کی جدائی اور علیحدگی کا ذریعہ نہ بنانا چاہئے، درحقیقت امت اسلامیہ ایک بہت بڑی طاقت اور عظیم اقتصادی ذخائر اور خزائن کی حامل ہے۔

عالمِ اسلام پر چھائی ہوئی پریشانی کا واحد سبب آپسی اختلاف اور باہمی ہم آہنگی کا فقدان ہے، اور کامیابی کا راز وحدت کلمہ واتحاد میں پوشیدہ ہے۔

برادران اہل سنت اور اہل تشیع کو سب سے زیادہ اپنے آپسی اتحاد کی حفاظت کرنی چاہئے۔ سنی اور شیعہ کا مسئلہ کھڑا کرنا اسلامی تعلیمات کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے سنی اور شیعہ کے درمیان کوئی

فرق نہیں بلکہ ہم سبھی لوگ مسلمان ہیں۔

انقلاب اسلامی ایران

انقلاب ایران مختلف اعتبار سے ایک عدیم المثال انقلاب ہے، اس انقلاب کی انفرادیت کا راز یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں دائیں بائیں بازو کی تمام طاغوتی طاقتیں اکٹھا تھیں اور شاہ ملعون کی بھرپور حمایت کررہی تھیں، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اکثر اسلامی حکومتیں بھی شاہ معدوم کی حمایت کررہی تھیں، عملی طور پر ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا اور دوسری طرف تمام دنیاوی وسائل کی بھر مار تھی۔

ہمارے انقلاب کا اصل اور بنیادی مقصد پیغمبرؐعظیم الشان کے مقصد کی پیروی مطلقہ کے سہارے راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں پر قابو حاصل کرنا ہے اس عوامی اور الٰہی انقلاب نے تمام اسلام دشمن سازشوں کا گلا گھونٹ دیا ہے۔

خواتین کی عظمت

اسلامی انقلاب کی عظیم الشان کامیابی میں شیر دل خواتین نے پیش قدمی سے کام لیا اور آج بھی وہ ہر انقلابی اور اسلامی پروگرام میں پیش قدم ہیں۔

موجودہ نسل کو پچھلے دور کی کالی کرتوتوں کا علم نہیں ہے...... انہیں دورِ سیاہ کی شرمناک اور انسانیت سوز حرکتوں کا مطالعہ کرنا چاہئے اور جن لوگوں نے ان حرکتوں کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے ان سے دریافت کرنا چاہئے کہ ترقی اور آزادی کے نام پر عورت ذات کے ساتھ کس ظالمانہ اور خیانت کارانہ سلوک سے کام لیا گیا اور اس معلم انسانیت کو گونا گوں آلودگیوں کا شکار بنانے کے لئے کیسے کیسے ہتکھنڈے استعمال کئے گئے۔

آج اسلامی جمہوریہ ایران میں عورتیں ذاتی اور ملکی تعمیر ذاتی اور ملکی تعمیر وترقی کے مشن میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کررہی ہیں۔ اور عورتوں کی آزادی کا اصل مفہوم ومقصد وہ نہیں ہے جو شاہ ملعون کے دورِحکومت میں پوری طرح رائج تھا۔

حج کے دوران مسلمانوں کا فریضہ

اس سرزمین وحی پر مناسک حج کی ادائیگی کے لئے جمع ہونے والی ملت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عظیم اسلامی مقاصد کے لئے فکر مند رہے، حج کے دوران تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اہم اسلامی مسائل اور مشکلات کے سلسلے میں تبادلہ خیال کریں۔ آپ سبھی حاجیوں کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے کہ ہر سال اس مقدس سرزمین پر حکم خداوندی سے تشکیل پانے والا یہ عظیم روحانی اجتماع آپ سبھی مسلمانوں پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی و سربلندی اور اسلامی معاشرہ کی عظمت و بزرگی کے لئے بھرپور کوشش کیجئے آزادی و استقلال کی راہ میں عوام کی پریشانیوں کا حال خود ان کی زبان سے سنئے اور ان کی پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام سے کنارہ کشی نہ کیجئے اور اسلامی ممالک کے فقیروں اور صاحبِ احتیاج لوگوں کے بارے میں بھی کچھ غور کیجئے۔

اعمال حج کے دوران اس عظیم اسلامی اجتماع کے ایک اہم فلسفے کی طرف متوجہ کرنا لازمی ہے۔ وہ اہم فلسفہ یہ ہے کہ آپ لوگ اسلامی ممالک کے سیاسی اور سماجی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کی مشکلات سے واقفیت حاصل کیجئے اور اسلامی فریضہ کے مطابق ان کی پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کی کوشش کیجئے۔

سبھی مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ فلسفہ حج کا ایک پہلو مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد اور آپسی میل جول کو مضبوط بنانا ہے۔ مذہبی رہنماؤں اور دینی پیشواؤں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے سیاسی اور سماجی مسائل کو دوسرے بھائیوں کے سامنے پیش کریں، ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے منصوبے تیار کریں۔ تاکہ اپنے وطن جانے کے بعد وہ لوگ دیگر علماء کی بزم میں بھی ان مشکلات کے بارے میں غور وفکر کریں۔

بیت اللہ الحرام کے زائرین محترم کیلئے چاہے وہ کسی بھی قوم وقبیلے سے تعلق رکھتے ہوں، یہ لازمی ہے کہ قرآن احکام کے سامنے سرِتسلیم خم کردیں، مشرق ومغرب کے اسلام دشمن شیطانی سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس میں اسلامی اخوت وبھائی چارہ قائم کریں۔ قرآن میں دعوت اتحاد دی گئی ہے اور باہمی اختلاف وتفرقہ سے روکا گیا ہے۔

عزاداری کی اہمیت

عاشورہ کی یاد کو تر و تازہ رکھئے کیونکہ جب تک یہ یاد ہمارے دلوں میں تازہ رہے گی ہمارا ملک ہر بلا د مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

محرم اس تحریک کا مہینہ ہے جس کا آغاز سید الشہداء سردارِ اولیا اور برگزیدہ بندۂ خدا نے کیا تھا۔ اس مہینے میں آپ نے جابر حکومت کے خلاف صدائے حق بلند کی۔ آپ نے اپنے ایثار سے انسانوں کو درسِ تعمیر دیا اور زبان کو طاقت گویائی عطا فرمائی۔ آپ بخوبی اس حقیقت سے واقف تھے کہ ظالم کی فنا اور اس کی شکست کا راز اپنے عزیزوں کی جانیں قربان کر دینے اور خود قربان ہوجانے میں ہی مضمر ہے اور یہ قربانی ہی دنیا کے فنا پذیر ہونے تک تمام اقوام عالم کے لئے اسلامی تعلیمات پر مشتمل جلی حروف میں لکھی ہوئی سرخی بن گئی ہے۔

سید الشہداء علیہ السلام نے صدائے حق اس لئے بلند کی تھی کہ یزید نے اسلام کی صورت ہی مسخ کر دینا چاہا تھا۔ سید الشہداء نے دین مبین اسلام کی دادو فریادرسی، سید الشہداء نے اسلام کو ظلم وستم سے نجات دلائی، سید الشہداء کا نوحہ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان کے مکتب فکر کو زندہ رکھا جائے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کا نوحہ نہ پڑھا جائے وہ سید الشہداء کے مکتب فکر سے بے بہرہ ہیں۔ اور وہ اس حقیقت سے نابلد ہیں کہ سید الشہداء کی یاد میں گریہ وزاری اور نوحہ خوانی نے ہی آپ کے مکتب فکر کو اب تک زندہ رکھا ہے۔ امام حسینؑ نے اسلام کو فنا پذیر ہونے سے بچا لیا۔ کیا جس شخص نے اسلام کو مٹنے اور برباد ہونے سے بچایا ہو اور خود میدانِ کربلا میں جا کر شہید ہوا ہو کیا ہم اس کی عظیم قربانی کو یاد کر کے خاموش بیٹھ سکتے ہیں۔

اگر عاشورہ اور خاندانِ رسالتؐ کی قربانیاں نہ ہوتیں تو اس زمانے کے جابرو ظالم فرمانروا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور آپ کی جانکاہ زحمات کو نیست ونابود کر کے رکھ دیتے، اگر عاشورہ نہ ہوتا تو دورِ جاہلیت کے سردارانِ قریش کی منطق کتاب وحی پر خط باطل کھینچ دیتی، وحی کو شہید کر کے اور بت پرستی کے تاریک دور کی یادگار یزید اپنی خام خیالی میں یہ امید لگانے بیٹھا تھا کہ قتل وغارتگری کے ذریعہ فرزندان اسلام کی بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا، اس کا خیال تھا کہ وہ آشکار اطوار پر اس امر کا اعلان کر کے کہ لاخیر جاولاوحی تنزل ...یعنی محمدؐ پر نہ کوئی فرشتہ نازل ہوا تھا اور نہ کوئی وحی آئی تھی بلکہ یہ تو بنی ہاشم نے حکومت کرنے کا ڈھونگ رچایا تھا) حکومت الٰہی کا قلع قمع کر دے گا۔ اگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوجاتا تو نہیں معلوم کہ قرآن اور اسلام پر کیا

گذرتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ تھی اور اب بھی ہے کہ وہ اسلام کو فنا پذیر نہ ہوئے دے اور ہدایت افروز قرآن مجید کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھے اس کی یہی رضا تھی کہ صاحب وحی کے فرزندانِ عزیز کو شہید کر کے ان کے خونِ اطہر سے اس دین کی حفاظت وحمایت کرے اور اس پر ذرا بھی دنیا کے مصائب وآلام کی آنچ نہ آنے دے۔ چنانچہ اس نے حسینؑ ابن علیؑ کو جن میں پیغمبر اکرام کے تمام اوصاف موجود تھے جو ولایت حق کی صحیح یادگار تھے اس کام کے لئے مقرر کیا کہ اپنے عزیزوں کی جان نثار کردیں تاکہ تاریخ کے ہر دور میں یہ خون پاک جوش مارتا رہے اور اس دین حق کی آبیاری کرتا رہے اور اس پیغام کی جو اس نے وحی کے ذریعے صادر فرمایا تھا۔ خونِ شہداء کے ذریعہ پاسبانی کرتا رہے۔

عبادت وخوسازی

رسولؐ مقبول کی حدیث ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں خداوند عالم نے لوگوں کو الٰہی ضیافت میں شرکت کے لئے مدعو کیا ہے، پس اس مہینے میں اپنے پروردگار کے مہمان تمام مومنین کو چاہئے کہ وہ اپنے میزبان سے بخوبی واقف ہوں، اس کی قدر ومنزللت کی معرفت رکھتے ہوں ہو، دعوت کے آداب ورسوم سے باخبر ہو اور ایسا کوئی غیر اخلاقی عمل انجام نہ دیں جس سے میزبان کی دل شکنی کا امکان ہو، مختصر یہ کہ خداوند عالم کے مہمان کو عظمت خداوندی کی مکمل معرفت رکھنی چاہئے۔

آپ لوگ رمضان المبارک کے تیس دنوں میں اپنی زبان، اپنی آنکھ، اپنے کان اور اپنے بدن کے تمام اعضاء جوارح پر کڑی نگاہ رکھنے کا فیصلہ کر لیجئے اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ جو کام انجام دینا چاہئے ہیں، آپ اپنی زبان سے جو بات کہنا چاہئے ہیں اور اپنے کان سے جو بات سننا چاہتے ہیں اس کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

اگر ماہِ رمضان المبارک کے اختتام پر آپ کے اعمال وکردار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور رمضان سے قبل تمہاری جو راہ روش تھی اس میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا تو اس سے یہ بات ظاہر ہوجاتی ہے کہ آپ سے جس روزے کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ حقیقی طور پر انجام نہیں پایا اور آپ نے عام اور حیوانی روز رکھا ہے۔

امام خمینی اور مدعیان حقوق بشر

ہماری گذشتہ حالیہ اور آئندہ مشکلات اور پریشانیوں کا سبب وہ سربراہان مملکت ہیں جنہوں نے

انسانی حقوق کی حمایت کے سلسلہ میں جاری کئے جانے والے بیان پر اپنے دستخط کئے ہیں ہر دور میں یہی دیکھا گیا ہے کہ حقوق بشر کی نگہبانی کا دعویٰ کرنے والوں نے ہی ملت ایران پر رضا خاں اور اس کے باپ کو مسلط کیا تھا، اور انہوں نے ایران پر کیسے کیسے وحشیانہ مظالم کئے؟ پس انسانی حقوق کی نگہبانی کے دعویدار ہمارے سامنے ظلم و بربریت کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔

یہ لوگ انسانی حقوق کے تحفظ کی بات کرتے ہیں اور ہمیشہ انسانی حقوق کے خلاف عمل کرتے ہیں لیکن اسلام انسانی حقوق کے خلاف عمل کرتے ہیں لیکن اسلام انسانی حقوق کا احترام کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔